81
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۲۹ امان ۱۳۵۴ہش ۲۹ مارچ ۱۹۷۵ء | نمبر ۷۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ ر امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۹ ر امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

رات سے کمر درد کی تکلیف ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے

احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت ربوہ میں شروع ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرسوز اجتماعی دعا اور نہایت بصیرت افروز خطاب سے افتتاح فرمایا

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قربانی، ثابت قدمی اور وفاداری کا عظیم نمونہ قائم کرنے کی توفیق بخشی ہے

ایجنڈے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۲۸ ر امان (۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء) آج بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال میں جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اجتماعی دعاؤں کے ساتھ شروع ہوگئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر نہایت بصیرت افروز خطاب کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ ہر جہت اور ہر لحاظ سے کامل ترین انسان تھے اس لئے آپ نے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی جو تربیت فرمائی وہ بھی عدیم النظیر ہے۔ انہوں نے انتہائی مظلومیت کے دور میں بھی دامنِ وفا کو نہ چھوڑا۔ ہر خطرہ، ہر تکلیف اور ہر ابتلاء میں وہ ثابت قدم رہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعثتِ نبوی کے ساتھ جس عظیم مہم کا آغاز ہوا اس میں کسی وقت اور کسی مرحلہ پر بھی کوئی روک حائل نہ ہوئی۔ حضور نے فرمایا مجھے خوشی ہے اور میں اس پہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں کہ ابتلاؤں اور تکالیف میں ثابت قدم رہنے کا جو عدیم النظیر اسوۂ حسنہ صحابہ کرامؓ نے قائم کیا تھا اس کی رَو کے تسلسل کو حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی اس جماعت نے بھی جاری رکھا ہے جسے اس زمانہ میں محض نورِ محمدی ہی کے فیوض کی بدولت غلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے خدا تعالیٰ آئندہ بھی ہم سب کو اس پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز افتتاحی خطاب کے بعد ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سہ پہر چار بجکر دس منٹ پر ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ نمائندگان نے جو ملک کے طول و عرض سے تشریف لائے ہوئے تھے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی آپ نے سورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت کیا۔ تلاوت کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد حضور نے نمائندگانِ کرام کو ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطاب سے نوازا۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

میں نے آج خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر جہت اور ہر لحاظ سے کامل تھے۔ اپنی جماعت کی تربیت کے لحاظ سے بھی آپ میں اور دوسروں میں نمایاں فرق ہمیں نظر آتا ہے۔ تشریعی نبی ہونے کے لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ایک بلند مقام رکھتے ہیں لیکن آپ کی زندگی میں جب آزمائش کا وقت آیا تو آپ کے ماننے والوں نے صاف کہہ دیا کہ:۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا

(باقی صفحہ ۶ پر)

ربوہ ۲۸ ر امان۔ آج بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبۂ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ہم احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے کامل ترین انسان تھے۔ آپؐ کامل نور اور کامل بشر تھے۔ کامل نور ہونے کی وجہ سے آپؐ صفاتِ باری کی کامل معرفت رکھتے تھے یعنی آپؐ صفاتِ باری کا مظہر اتم تھے اور کامل بشر ہونے کے لحاظ سے آپ نے نوعِ انسان پر جو احسان فرمایا، جو ہمدردی فرمائی اور فیض رسانی کا جو مظاہرہ فرمایا وہ بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ ہر جہت سے نوعِ انسان کے لئے تا قیامت کامل اسوہ ہیں۔

حضور نے جماعتِ احمدیہ کے اس عقیدہ کا اظہار کرنے کے بعد بتایا کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں زندہ خدا کے جو جلوے دیکھے وہ سب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ہی برکت ہے۔ حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ خدا کا پیار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں، آپ کی محبت میں فنا ہونے اور آپ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اور آپ ہی کی اتباع کے نتیجہ میں وہ عظیم پیشگوئیاں پوری ہوں گی جن میں آخری زمانہ میں مہدی معہود کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی بشارات دی گئی ہیں

آخر میں حضور نے فرمایا ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں اور قربانیوں کا جائزہ لیتے رہیں کہ آیا ہم فی الحقیقت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور محبت میں فنا ہو کر ان برکات سے حصہ لے رہے ہیں یا نہیں جو حضور کے کامل اسوہ پر چلنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ پس ہم جائز راہوں کو اختیار کر کے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر مسعود احمد دہلوی۔ پرنٹر سید عبد الحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۷ ماہ امان ۱۳۵۴ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیوی اور اُخروی فلاح کے حصُول کا قرآنی طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا کمانے سے نہیں بلکہ دنیا کو مقصود بالذات بنانے سے منع کیا ہے۔ اس نے زور اس بات پر دیا ہے کہ مقصود بالذات صرف اخروی زندگی کی بھلائی ہونی چاہیئے۔ حتیٰ کہ دُنیا کمانے میں بھی اُخروی زندگی کی فلاح کا مدّنظر ہونا ضروری ہے۔ بلکہ اس نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو لوگ ورلی زندگی کو مقصود بالذات بنانے اور اس کے لئے کوشاں ہوتے ہیں انہیں ہم ورلی زندگی کا عیش و آرام تو دیدیتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کا آخرت کی لازوال نعمتوں، ابدی سرور اور دائمی خوشحالی میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ خسران مبین میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ برخلاف اس کے جو آخرت کو اپنا مقصود بناتے اور اس کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ان کی ہم آخرت بھی سنوار دیتے ہیں اور دنیا بھی۔ وہ گھاٹے میں نہیں رہتے۔ اس طرح دنیا اور آخرت دونوں میں ہی وہ نفع کماتے اور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ان کے لئے اس جہان میں بھی حسنہ مقدر کر دیا جاتا ہے اور اگلے جہان میں بھی وہ حسنہ کے وارث قرار پاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آخرت کی بھلائی یا اخروی حسنہ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتا ہے:-

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ○ (الشوریٰ آیت ۲۱)

ترجمہ:- جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی (آخرت کی) کھیتی کو اس کیلئے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو کوئی اس دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس (کو اسی دُنیا کی کھیتی) میں سے اس کا حصہ دیدیتے ہیں (یعنی دنیوی مال و متاع اسے مل جاتا ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص دُنیا کو مقصود بالذات بناکر اس کے حصول میں ہی غلطاں و پیچاں رہتا ہے ہم اسے اُس کی خواہش کے مطابق ورلی زندگی کا عیش و آرام دیدیتے ہیں۔ وہ بظاہر بہت خوش ہوتا اور خوشی سے پھولے نہیں سماتا لیکن فی الاصل ایسا شخص سخت گھاٹے میں ہوتا ہے کیونکہ وہ آخرت میں یکسر محروم و بے نصیب ہی رہتا ہے۔ چند روزہ عیش و آرام کی خاطر وہ ابدی راحتوں اور ابدی خوشحالیوں کو تیاگ دیتا ہے۔ اس کا خسارہ ہونا ہر شک وشبہ سے بالا ہے۔ برخلاف اس کے جو شخص آخرت کی بھلائی کو مقصود بالذات بناکر دُنیا میں خشیت اللہ کے ماتحت زندگی بسر کرتا ہے اُس کے لئے اُس کی تمنا کے مطابق آخرت کی بھلائی مقدر کر دی جاتی ہے۔

یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ طالب دُنیا کو دُنیا مل جاتی ہے لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا وہاں یہ نہیں فرمایا کہ اُخروی فلاح کے طالب کا دُنیا میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُخروی فلاح میں دُنیوی فلاح از خود شامل ہوتی ہے کیونکہ مومنوں کو اُخروی فلاح [illegible] دُنیوی فلاح کے ثمرہ اور نتیجہ کے طور پر ہی ملتی ہے۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ اُخروی فلاح والوں کو دُنیا میں انفرادی دولت عطا کی جائے کیونکہ بے اندازہ دولت کو تو اللہ نے وجہ فضیلت قرار ہی نہیں دیا بلکہ فرمایا ہے کہ دولت کی کثرت بغاوت اور فساد پیدا کرتی ہے (الشوریٰ آیت ۲۸)۔ ہاں اللہ تعالیٰ اُخروی فلاح کو مقصود بالذات بنانیوالوں کو دنیا میں بھی اپنے کسی کا محتاج نہیں ہونے دیتا اور ان کو مغفرت اور رزق عطا کرتا ہے (الانفال آیت ۷۵)۔ پس جو مومن اُخروی فلاح کو اپنا مقصود بناکر اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں اور خشیت اللہ کے ماتحت دُنیا میں زندگی گزارتے اور اُخروی فلاح کو مقدم رکھتے ہوئے کسب معاش کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں دُنیوی فلاح اور اُخروی فلاح ہر دو سے نوازتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ اُخروی فلاح پانے والے دُنیوی فلاح سے یکسر محروم رہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:-

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○ (الرحمٰن آیت ۴۷)

ترجمہ:- اور جو شخص اپنے ربّ کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں (دُنیوی بھی اور اُخروی بھی)۔

پس دُنیوی اور اُخروی فلاح کے حصول کا اصل طریق یہ ہے کہ انسان اُخروی فلاح کو منتہائے مقصود بنائے اور اس فلاح کے حصول کی نیت سے دُنیا میں خشیتِ الٰہی کے تحت زندگی بسر کرے اس کا نتیجہ ہوگا کہ دُنیوی فلاح اسے از خود میسر آجائے گی۔ جو لوگ محض دُنیا کمانے کو اپنا منتہائے مقصود بناتے ہیں انہیں ورلی زندگی کا عارضی اور فانی عیش تو میسر آجاتا ہے لیکن اُخروی فلاح میں اُن کا کوئی حصہ نہیں ہوتا اور وہ یکسر خسارہ پانے والوں میں جا شامل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہلاکت ہی ہلاکت مقدر ہوتی ہے۔ العیاذ باللہ ؛

رضوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس دل کو میسر ہوا عرفانِ محمدؐ
قرباں ہے اُسکے لئے ہر شانِ محمدؐ

اخلاق میں اطوار میں اللہ کا سایہ
رضوانِ خدا پایۂ رضوانِ محمدؐ

ہر سمت اُجالا رُخِ تابانِ نبیؐ سے
ہر گوشۂ ہستی سر و سامانِ محمدؐ

صحرائے عرب موردِ انوارِ الٰہی!
گلزار بنے دشت و بیابانِ محمدؐ

بوبکرؓ و عمرؓ ہوں کہ وہ عثمانؓ و علیؓ ہوں
خوش رنگ ہیں کیا لولو و مرجانِ محمدؐ

اللہ کی مخلوق ہے کالا ہو کہ گورا
اعلانِ مساوات ہے اعلانِ محمدؐ

ہر چھوٹے بڑے کیلئے الطاف کا سایہ
دامانِ کرم دامنِ ذیشانِ محمدؐ

اِک چشمۂ صافی جو کرے روح کو شاداب
اللہ کی بُرہان ہے قرآنِ محمدؐ

ہو دیدۂ یعقوبؑ کہ پیراہنِ یوسفؑ
یہ نُور یہ خوشبو سر و سامانِ محمدؐ

ہے دستِ نبیؐ دستِ خداوند کا پرتو
ہے نُطق امیں جو بھی ہے فرمانِ محمدؐ

قوسین کی ہو قاب کہ سدرہ کی بلندی
ہر سبع سما جلوۂ ایوانِ محمدؐ

یہ نُور سی طلعت کبھی دیکھی نہ سُنی تھی
سب دُنیا ہوئی جاتی ہے حیرانِ محمدؐ

بے نام و نشاں گرچہ ہی دُنیا میں کرامت
ہر معجزہ دکھلاتے ہیں غلمانِ محمدؐ

چیرا ہے ہر اِک ذرہ میں ہر ظلم کا سینہ
شمشیرِ خُدا خنجرِ بُرّانِ محمدؐ

عاصی ہوں نصیرؔ اس کا ہی اقرار و لیکن
خوش ہوں کہ ہی کچھ مجھے عرفانِ محمدؐ

نصیر احمد [illegible] ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقطعات قرآنی

مکرم مولوی محمد الدین صاحب ناز استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں حروف مقطعات کی پُر معارف بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بعض نے ان حروف کے معنی یہ کئے ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر ہے جن کی تشریح بعد کی سورۃ میں کی گئی ہے اور صفات کے پہلے حروف یا بعض اہم حروف کو مضمون کی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بیان کر دیا گیا۔ جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ یہی معنی سب سے زیادہ درست اور نشان قرآن اور شہادت قرآن کے مطابق ہیں"

مدت اقوام

بحر محیط میں ایک رائے یہ درج ہے

"وقیل مدۃ الدھم السالفۃ وقیل مدۃ الدنیا"

امام رازی نے تفسیر کبیر میں ابو العالیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:۔

"ان کل حرف منھا فی مدۃ اقوام وآجال آخرین"

اس نظریہ کے مطابق مختلف مقطعات میں حروف ابجد کے حساب کے معروف طریق کے مطابق امت محمدیہ کے مختلف واقعات کی تاریخ یا امم سابقہ کا عرصہ یا عمر دنیا بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ اس نظریہ کی تائید حی بن اخطب کے مشہور واقعہ سے ہوتی ہے جو بخاری اور دیگر کتب احادیث میں مذکور ہے۔ نیز تفسیر روح المعانی میں حضرت علی کرم اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے حمعسق سے واقعہ معاویہ کا استخراج کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی اس خیال کی تائید فرمائی اور "الم" کے حروف کی مجموعی تعداد سے سورۃ بقرہ کے واقعات اور کہیعص کے اعداد سے سورۃ مریم میں مسیحیت کی ترقی اور اسلام کے ضعف کا استنباط فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"میری رائے میں اگر دوسری سورتوں پر بھی غور کیا جائے تو زمانہ کے لحاظ سے کافی روشنی ان مضامین پر پڑیگی"

حروف مقطعات کے اس تاریخی پہلو اور حقائق و واقعات سے اعداد کی مطابقت پر جب میں غور کر رہا تھا تو میری توجہ "مس" پر مرکوز ہوگئی یہ "مس" کے اعداد ۲۰۰ ہوتے ہیں۔ اس عدد کے ذہن میں آتے ہی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پُر معارف حدیث "الآیات بعد المائتین" کی حکمت واضح ہوئی جس کی قدرے تشریح ضروری سمجھتا ہوں۔ حدیث مذکورہ بالا کے متعلق تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۷۵ میں ہے۔

"میراکہ نزد مخالفین از مسلمات است کہ ظہور آیات بعد المائتین یکہزار دو صد از ہجرت می باید بگذرد بعد ازاں علامات قیامت شروع خواہند شد"

کہ یہ مخالفین کے نزدیک بھی مسلمات میں سے ہے کہ ظہور الآیات بعد المائتین ہجرت سے بارہ صدی گذرنے کے بعد علامات قیامت شروع ہوں گی۔

اور نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی فرماتے ہیں:۔

"وآخر المائتین فیھا یأتی عیسیٰ نبی اللہ ذوالآیات۔"

ان دو صدیوں کے آخر میں عیسیٰ نبی اللہ نشانات کے ساتھ ظاہر ہوں گے۔

الٓرٰ کے حروف ۲۳۱ بنتے ہیں اور اس میں ہزار سال شامل کئے جائیں تو ۱۲۳۱ھ بنتا ہے اور یہی وہ پُر آشوب زمانہ ہے جس میں ظہر الفساد فی البر والبحر کی پیشگوئی پوری ہونی مقدر تھی اور ایسے جلیل القدر مصلح اور مجدد کی خبر دی گئی تھی جو عظیم الشان روحانی تاثیر رکھتا ہوگا۔ چنانچہ اس نظریہ کی تائید مندرجہ ذیل امور سے ہوتی ہے۔

اوّل

الٓرٰ سے قبل الم ہے اس میں ایک لطیف اشارہ یہ ہے کہ وہ انسان جس کا دائرہ علم محدود ہے کو ماضی و حال کے واقعات سے واقفیت دلائی جائے تاکہ وہ الم کی صفت کے تحت نگاہ و فراست سے آئندہ پیش آمدہ حالات کا جائزہ لیتا رہے تا وہ قصص جو پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہیں سے حق و صداقت کی راہ متعین ہو چنانچہ حضرت مسیح موعود چشمہ معرفت میں فرماتے ہیں:۔

"مگر قرآن شریف نے ہر ایک قصہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لئے ایک پیشگوئی قرار دے دیا ہے اور یہ قصوں کی پیشگوئیاں بھی کمال صفائی سے پوری ہوئی ہیں غرض قرآن شریف معارف و حقائق کا دریا ہے اور پیشگوئیوں کا ایک سمندر ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی انسان بجز ذریعہ قرآن شریف کے پورے طور پر خدا تعالیٰ پر یقین لا سکے۔" (صفحہ ۲۹۰)

دوم

الٓرٰ سے شروع ہونے والی مندرجہ ذیل سورتیں ہیں۔ سورۃ یونس۔ ہود۔ یوسف۔ حجر۔ ابراہیم ان سورتوں کا مضمون واضح ہے کہ اسی طرح ان تمام نبیوں کا بروز ایک ہی وجود جری اللہ فی حلل الانبیاء ہوگا۔

سوم

ثما کے معنے الفوز الکبیر میں لوٹنے کے بھی لکھے گئے ہیں اور اس طرح ایک زائد مفہوم یہ ہوگا کہ حسب حدیث

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَن قَبْلِکُم

امت محمدیہ پر امم سابقہ کے تمام ادوار یکے بعد دیگرے آئیں گے۔

چہارم

ان سورتوں میں عموماً زلازل و آفات کے متعلق وعیدی پیشگوئیاں ہیں جن کا آخری زمانہ سے بہت تعلق ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ۔۔۔۔۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔"

پنجم

ان تمام سورتوں میں الٓرٰ کے بعد کتاب یا الکتاب کے الفاظ آتے ہیں۔ قرآن کریم کے ان کی اسماء میں سے ان حروف کے بعد حرف کتاب کے آنے میں ضرور کوئی حکمت مخفی ہے اور یہ ادنیٰ غور سے واضح ہو جاتی ہے کہ یہ آیات تکمیل اشاعت ہدایت کے اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں جب کہ "واذا الصحف نشرت" کی پیشگوئی پوری ہوگی اور قرآن جو قیامت تک کے لئے علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہے کی صفت الکتاب بڑی شان سے جلوہ گر ہوگی۔

ششم

ان تمام سورتوں میں حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ اصول کے مطابق مضمون میں ایک خاص ربط ہے اور انبیاء سابقہ سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک اور حضرت مسیح ناصری سے لے کر حضرت مسیح موعود تک ایک خاص اسلوب اور ترتیب کے ساتھ مضمون بیان ہے

ہفتم:۔

ہر سورت میں ایسی آیات بکثرت ہیں جن کا تعلق آخری زمانہ سے ہے۔ اگر وقت اجازت دیتا تو ضرور بیان وہ آیات پڑھ کر سناتا۔

ہشتم:۔

سورۃ رعد کے شروع میں المٓرٰ ہے اس کے اعداد ۳۱۱ بنتے ہیں اور جب ایک ہزار شامل کیا جائے ۱۳۱۱ھ بنتا ہے اور یہی وہ سال ہے جس میں سورج اور چاند گرہن لگ کر مسیح محمدی کی صداقت کا نشان ٹھہرے۔ چنانچہ اگلی آیت یوں ہے

"اللہ الذی رفع السموات بغیر عمد ترونھا ثم استویٰ علی العرش وسخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمی یدبر الامر"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِفصِّل الآیٰت لعلکم
بلقاء ربکم توقنون

یعنی خدا تعالیٰ نے روحانی بلندیوں کو بنایا اور تمہیں بھی صفات کا مالک ہوا اور پھر اپنی صفات کے مظہر سورج محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور ان کے تتبع میں قمر (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ ان معانی کی تائید کے لئے مندرجہ ذیل دلائل ہیں:۔

۱۔ "کل یجری لاجل مسمّی" میں مقررہ میعاد کی تعیین نہیں کی۔ اور ساتھ ہی "یدبر الامر" فرما دیا۔ القرآن یفسر بعضہ بعضا کے اصول کے تحت جبکہ یفصل الآیات کا قرینہ بھی موجود ہے اس آیت سے استمداد لی جا سکتی ہے۔ سورۃ السجدہ میں ہے:۔

"یدبر الامر من السماء
الی الارض ثم یعرج
الیہ فی یوم کان
مقدارہ الف سنۃ
مما تعدون"

اس میں اجل مسمّی کو ایک ہزار سال قرار دیا ہے۔

۲۔ "لعلکم بلقاء ربکم توقنون" کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تاکہ تم ایسے وجود کو برحق اور یقین پر کھو جو لقاء ربکم سے بہرہ ور ہے۔ اس صورت میں ب کے بعد مضاف محذوف ہوگا۔ اور وہ وجود حضرت مسیح موعودؑ کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے

"اور یہ لقاء کا مرتبہ تب سالک کے لئے کامل طور پر متحقق ہوتا ہے جب انسانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو تمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متواری اور پوشیدہ کر دیوے جس طرح آگ لوہے کے رنگ کو اپنے نیچے چھپا لیتی ہے کہ نظر ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا"

یعنی ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی والی کیفیت پیدا ہو جائے

ضمناً خاکسار یہ بھی عرض کرتا ہے کہ جس طرح چودھویں صدی کے مجدد کے لئے جو اپنی کامل استعدادوں اور نور محمدی کو کامل طور پر جذب کرنے کے باعث چاند کی منزلوں میں سے بہترین منزل قرار دیا گیا حروف مقطعات میں پیشگوئی موجود ہے تو آیت "ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدرہ منازل" سے باقی مجددین کرام کی پیشگوئیوں کا بھی ثبوت ملتا ہے اور یہ اس وجہ سے بھی ضروری خیال کرتا ہے کہ حروف مقطعات بحذف تکرار چودہ استعمال ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

نظام عالم

تفسیر الدرر النظیم فی خواص القرآن العظیم میں یہ خیال پیش کیا گیا ہے کہ صحیفہ قدرت کے بعض مظاہر میں اور مقطعات میں عددی مشابہت پائی جاتی ہے۔ جو قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے۔ اس تصور کو شیخ طنطاوی نے الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم میں وضاحت سے بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو ایک منظم محکم۔ باترتیب اور منظم رنگ میں پیدا کیا ہے اور اگر آسمانی کتاب اس نظام کے مطابق ہو۔ تو اس کے خدا کی طرف سے . . . . .

. . . . .

. . . . .

ہونے کا ثبوت مل جائے گا لیکن اگر کتاب سماوی نظام عالم کے مخالف ہو تو وہ اس آیت کے تحت مجنونی قرار پائے گی

ولو کان من عند غیر اللہ
لوجدوا فیہ اختلافا
کثیرا"

اس اصول کو یوں واضح کیا ہے کہ عالم ہستی میں اٹھائیس کی گنتی پر مشتمل اشیاء ۱۴-۱۴ افراد کے دو اجزاء میں تقسیم شدہ ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید جو کلام الٰہی ہے۔ میں بھی عربی حروف کی تعداد دو قسم میں منقسم ہے۔

متفرق آراء

تفسیر کبیر للرازی میں ابو بکر تبریزی کا یہ قول لکھا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ قدامت قرآن کا مسئلہ امت میں جنم لے گا۔ پس خدا تعالیٰ نے ان حروف کے ذریعہ قدامت کلام کی نفی فرما دی ہے۔"

الدر النظیم میں قاضی ابو بکر باقلانی کا یہ قول درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حروف کو قرآن مجید میں زیادتی اور کمی سے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے۔

بحر محیط میں ایک تصور یہ پایا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں مقطعات کا وجود اس علامت کے عین مطابق ہے جو اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائی گئی کہ نبی موعود مقطعات سے کلام کرے گا۔

روح المعانی میں یہ بیان ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے اسم ظاہر کا ذکر سورۃ فاتحہ میں فرمایا ہے اور سورۃ بقرہ کی ابتداء اسم باطن سے کی ہے تاکہ ھو الاول والآخر والظاہر والباطن کی شان ظاہر ہو اور اسم ظاہر مقدم آنے میں حکمت یہ ہے کہ ہم ظاہر پر ہی حکم کرتے ہیں"۔

بعض شیعہ مفسرین حذف تکرار کے بعد باقی حروف سے حضرت علی کرم (اللہ وجہہ) کی مدح فضیلت اور استحقاق خلافت کا استنباط کرتے ہیں۔

تفسیر سراج منیر میں الم کی حکمت یہ بتائی گئی ہے کہ الف حلق کے آخری حصے سے ادا کیا جاتا ہے جو مخارج کی ابتداء ہے اور لام نوک زبان سے بولا جاتا ہے جو مخارج کا وسطی حصہ ہے اور میم ہونٹوں سے ادا ہوتا ہے جو مخارج کا آخری حصہ ہے گویا مقصود الٰہی یہ ہے کہ بندے کے کلام کا آغاز، وسط اور آخر ذکر الٰہی سے معمور ہونا چاہیئے۔

اخفش کی رائے ہے کہ قرآنی مقطعات مختلف زبانوں میں نازل ہونے والی الہامی کتابوں کے ابتدائی کلمات ہیں۔

معانی

الم بحر محیط میں الم کے معنی حضرت ابن عباس سے مروی ہیں۔ أنا اللہ أعلم الر سے مراد أنا اللہ أریٰ۔ المص سے مراد أنا اللہ أفصل ہے۔ اور ابن عباس کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ الف سے اللہ تعالیٰ "ل" سے جبریل علیہ السلام اور "م" سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

تفسیر قرطبی میں ہے۔ الف اللہ لام لطیف اور میم مجید کی کلید ہے۔ اور ایک رائے یہ ہے کہ الم کا معنی ہے

"انزلت علیک ھذا الکتاب
من اللوح المحفوظ"

قاضی الماوردی نے الم کے معنی یوں کئے ہیں:۔

أنا ألم بکم ذلک الکتاب

روح المعانی میں الم کے معنی یہ درج ہیں۔ الف سے شریعت۔ لام سے طریقت اور میم سے حقیقت مراد ہے۔

اسکا کے یہ معانی بھی بیان کئے ہیں کہ الف کے معنی ہیں۔ الف اللہ محمداً فبعثہ نبیا اور لام کے معنی ہیں لامہ الجاحدون اور میم کے معنی ہیں۔ میم الکافرون غیظوا وکبتوا بظہور الحق۔

بعض صوفیاء نے کہا ہے کہ الف سے أنا۔ لام سے لی اور میم سے منی مراد ہے یعنی میں تمام قدرتوں کا مالک ہوں اور عالم میرے تصرفات میں ہے اور فطرت انسانی کو مجھ سے ایک خاص تعلق ہے۔ فتح عزیز میں یہ تصور بھی مرقوم ہے کہ:۔

"ال علامت تعریف بعہد اور میم علامت جمع ہے اور اس میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول جمیع انسانوں کے لئے ہے تا وہ احکام الٰہی اور رضا کے خداوندی سے واقفیت پائیں"۔

تاویلات النجمیہ میں لکھا ہے کہ قرآن کریم میں نماز کی ہیئت کا تین طور پر ذکر ہے۔ آیت قوموا للہ قانتین ذکر ہے۔ اور اور وارکعوا مع الراکعین میں رکوع کا ذکر ہے اور واسجدوا واقترب میں سجدہ کا ذکر ہے۔ الم میں ان تینوں کیفیات کی طرف اشارہ ہے۔

روح المعانی میں امام جعفر صادق کی یہ روایت بیان کی ہے کہ الف میں اللہ تعالیٰ کی چھ صفات کا ذکر ہے

۱۔ ابتداء۔ کیونکہ وہ صفت اول کا مالک ہے۔
۲۔ استواء۔ کیونکہ صفت عدل اس میں پائی جاتی ہے
۳۔ انفراد۔ یعنی وہ فرد اور اکیلا ہے
۴۔ دوسری طرف سے عدم اتصال یعنی وہ خلق سے وراء الوریٰ ہستی ہے۔
۵۔ الف کو کسی اور حرف کی حاجت نہیں۔ بلکہ دوسرے اسکے محتاج ہیں حسب آیت وانتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی۔
۶۔ لغوی معنی الفت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کے نتیجہ میں الفت کا پیدا ہونا۔

الر بعض مفسرین کے نزدیک أنا اللہ ربکم۔ أنا اللہ رب العالمین

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور متعدد تکلیفوں کا شکار ہوں احباب جماعت میری کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ڈاکٹر نور الدین دار الیمن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقد و نظر

"اسلام عصرِ حاضر میں"

ناشر:- منشی نور حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ
حجم:- ۱۲۸ صفحات - سائز: ۲۰×۳۰/۱۶ - کاغذ:- سفید -
کتابت و طباعت عمدہ - ٹائیٹل رنگین اور دیدہ زیب

زیر نظر کتاب محترم صوفی محمد اسحاق صاحب بی اے فاضل سابق مغربی و مشرقی افریقہ کی تصنیف ہے اور بنیادی طور پر وہ لیکچر ہے جو صوفی صاحب موصوف نے مشرقی افریقہ میں قیام کے دوران یوگنڈا گورنمنٹ کے ٹیسو کالج TESO COLLEGE میں انگریزی زبان میں دیا تھا۔ لیکچر کے بعد کالج کے انگریز وائس پرنسپل نے یہ ریمارکس دیئے تھے کہ THIS IS A VERY SHREWD LECTURE

یہ لیکچر نہایت ہوشمندی اور زیرکی سے تیار کیا گیا ہے۔

کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں اسلام دین کی امتیازی خصوصیات شرح و بسط سے بیان کی گئی ہیں۔ دوسرے باب میں اسلام پر کئے گئے چار اہم اعتراضات کا عالمانہ انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ اور تیسرے باب میں اسلام کے روشن اور تابناک مستقبل سے متعلق پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں۔ ان میں مستقبل کے متعلق صدر زیمبیا (مشرقی وسطی افریقہ) ڈاکٹر کوانڈا۔ مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم۔ مشہور انگریز مصنف جارج برنارڈ شا۔ شہرۂ آفاق برطانوی مؤرخ۔ پروفیسر ٹائن بی کی آراء کے علاوہ مامورِ زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان مہتم بالشان پیشگوئیوں کو بھی پیش کیا گیا ہے جو آپ نے اسلام کے موعودہ غلبہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کیں اور جو بفضلہ تعالیٰ بڑی شان سے پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔

کتاب علمی تاریخی اور منقولی دلائل سے لبریز ہے۔ اکثر جگہوں پر انگریزی اصل حوالے مع ترجمہ درج ہیں۔ طرز بیان سادہ لیکن مؤثر اور دلنشین ہے۔ کتاب تبلیغ اسلام کا شوق رکھنے والوں کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور اس قابل ہے کہ نہ صرف خود خرید کر اسے پڑھا جائے بلکہ غیر از جماعت علم دوست احباب کو بھی مطالعہ کیلئے دی جائے۔ قیمت اڑھائی روپے ہے اور صوفی برادرز بیت الفضل محلہ دار العلوم غربی ربوہ کے علاوہ ربوہ کے ہر کتب فروش سے دستیاب ہے۔

قائدینِ مجالس کی اہم ذمہ داری

قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک ضرور مرکز میں پہنچا دیا کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بھانجی عزیزی سعیدہ جمیل دختر چوہدری شمس الدین صاحب (ولد جمعدار فضل الدین صاحب کمبوہ اور سیر) پندرہ روز کی علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک اور خدمت کرنے والی تھی۔ اس کی مغفرت و درجات کی بلندی اور لواحقین کے صبرِ جمیل کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ہمارے گاؤں میں صرف تین احمدی تھے اس لئے مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کی بھی درخواست ہے۔ (اقبال احمد ناصر سیکرٹری مال چک نمبر ۱۲۴ ضلع لائل پور)

(۲) میرے والد صاحب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۵۱ یکم مارچ رات کے سوا گیارہ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم احمدیت کے بڑے مخلص خادم تھے اور چھ سال مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (سلیم احمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۵۱ ڈگری۔ ضلع تھرپارکر (سندھ)

دسواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اپریل ۱۹۷۵ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کی مشہور ٹیمیں اور نامور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔

(حمید احمد خالد سیکرٹری ٹورنامنٹ)

قائدین کی ضروری توجہ کے لئے!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صنعت و تجارت کی طرف سے ایک سرکلر مجالس کو بھجوایا گیا تھا جس میں بعض کوائف پُر کر کے مرکز کو مطلع کئے جانے کی تلقین کی گئی تھی لیکن بہت کم مجالس کی طرف سے کوائف موصول ہوئے ہیں۔

قائدین سے التماس ہے کہ اولین فرصت میں مطلوبہ کوائف بھجوائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب ۳ ڈی ۲۸/۱۷ ناظم آباد کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حاجی منظور الٰہی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۵/۱۲ مشترکہ طور پر بحصہ برابر عبد المجید صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ والد صاحب مرحوم کی تمام جائیداد کا فیصلہ باہمی تصفیہ کی بناء پر ہو چکا ہے اور پلاٹ مذکورہ بالا میں والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے حق میں تسلیم شدہ ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۲۵/۱۲ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواستہائے دعا

• برادرم مکرم سید شاہ میر احمد صاحب اشرف تین سال سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور اب دائیں پنڈلی کی بعض رگیں بڑھ گئی ہیں جس کی وجہ سے کھڑا ہونا اور چلنا پھرنا مشکل ہے۔ آج کل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ جہاں ۲۷ مارچ کو پنڈلی کی رگوں کا اپریشن ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ممتاز حسین امتیاز کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

• میری اہلیہ محترمہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن صحت کی رفتار ترقی تسلی بخش نہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(سردار عبد القادر۔ چنیوٹ)

• میرے والد صاحب بلڈ پریشر کی وجہ سے کافی دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بعض اوقات کافی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (راجہ اشفاق احمد انور شاہین ولد صوبیدار راجہ محمد شریف صاحب بمقام چک نمبر ۳۰ ڈیری فارم گجرات)

• میری اہلیہ صاحبہ چند روز سے بہت بیمار ہیں اور طبیعت بہت خراب ہے اور دل گھٹتا رہتا ہے اور بعض دفعہ بیہوشی ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (عبد الرب غیرت انسپکٹر بیت المال ضلع شیخوپورہ)

• حکیم واحد بخش صاحب صدر جماعت لودھراں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں داخل ہیں (۲) مکرم سلیم احمد صاحب ریسرچ آفیسر محکمہ زراعت کی والدہ صاحبہ کچھ دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ (۳) کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کی بڑی بچی کچھ دنوں سے بیمار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت (بقیہ صفحہ اوّل)

اِنَّا ھٰھُنَا قَاعِدُوْنَ ○ (المائدہ)
یعنی تم اور تمہارا رب میدانِ جنگ میں لڑتے رہو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔

نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا کرنے میں دو نسلوں کا بُعد ڈال دیا اور حضرت موسیٰؑ کی اُمّت کو موعود وقت کے لئے چالیس۴۰ سال انتظار کرنا پڑا۔ اس کے بالمقابل نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ کے کسی مرحلہ میں بھی صحابہ کرام میں غفلت اور سستی کا کوئی شائبہ بھی نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کو جو بشارتیں دی گئی تھیں وہ عین وقت پر پوری ہوئیں۔

حضور نے قدرے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مظلومیت کے ایک لمبے دور میں سے گزرے، ہر طرح کی پریشانیوں، ابتلاؤں اور خطرات کا انہیں سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا جو عہد باندھا تھا اسے نہایت عمدگی کے ساتھ آخر دم تک نبھایا حتیٰ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی اس میں کبھی کوئی کمی نظر نہ آئی۔ فتنۂ ارتداد اُٹھا تو اس وقت خلافت کے ذریعہ تطہیر کا عمل ہوا جس کی وجہ نفاق اور عدم تربیت کا شائبہ تک نہ رہا اور اسلام تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ گویا خلافت نے تمام درمیانی روکوں کو دُور کر دیا۔ کسریٰ کا منصوبہ ناکام رہا اور بعثتِ نبویؐ کے ساتھ جس عظیم رُوحانی مہم کا آغاز ہوا تھا اس کی ترقی کی رفتار میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی کوئی فرق نہ پڑا۔ جنگِ یرموک کے موقع پر صحابہؓ کو جو عظیم جانی قربانیاں پیش کرنا پڑیں گو انہوں نے ان کو ہلا کر رکھ دیا مگر ان کی شہادت نے اسلام کی فتح پر مُہر ثبت کر دی۔ ایمان کی اسی پختگی اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسی کے ذریعہ تربیت پانے کا یہ نتیجہ تھا کہ کسریٰ تہس نہس ہو گیا۔ قیصر تباہ ہو گیا اور اُمّتِ محمدیہ تمام درمیانی نشیب و فراز کے باوجود آگے ہی آگے بڑھتی چلی گئی حتیٰ کہ تمام معروف دُنیا پر چھا گئی۔

حضور نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت دی تھی کہ آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی ایک نئی رَو نورِ محمدیؐ کی ہی وساطت اور تربیت کے نتیجہ میں آپؐ کے ایک فرزندِ جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ پھر جاری کی جائے گی سو آج وہ مہم جاری ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اِس دَور میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قربانی، ایثار اور وفاداری کا عظیم نمونہ قائم کرنے کی توفیق بخشی۔

حضور نے فرمایا۔ گزشتہ سال ہماری جماعت نے عظیم کردار کا مظاہرہ کیا۔ ہر قسم کی قربانی پیش کی اور اسلام کی ترقی کی رفتار میں اپنے کسی فعل کے نتیجہ میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیا۔ وہ ہنستے مُسکراتے چہروں کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے رہے اور خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا مشاہدہ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سچّی خوابوں سے نوازا جن میں انہیں بشارتیں دی گئی تھیں اور پھر اپنے وقت پر ان بشارتوں کو پورا کر کے ان کے ایمانوں کی ترقی کے سامان مہیّا کئے۔ نئی بیعتیں ہوتی رہیں۔ بیرونی ممالک میں نئے سکول قائم ہوئے، نئے ہسپتال بنے اور ان ہسپتالوں میں جن احمدی ڈاکٹروں کو خدمت کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں ان کے ہاتھ میں شفا بخشی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو ہمارے ایمانوں کی تقویّت کا موجب بنے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم نہایت کمزور اور بے کس ہیں لیکن یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ دُنیا کی کوئی طاقت ہماری رازق نہیں ہے۔ دُنیا کے سارے خزانے مل کر بھی ہمارے ربّ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے اِس لئے اگر کوئی ایک دروازہ ہمارے لئے بند ہو گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے مقابلہ میں کئی اَور دروازے ہمارے لئے کھول دیگا۔ غرض پچھلے سال جماعت بلاشبہ بڑے امتحان میں سے گزری لیکن ہر صاحب فراست احمدی خوش ہے اور آسمان پر فرشتے بھی خوش ہیں کہ ہم نے صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کا نمونہ دکھایا۔

حضور نے فرمایا آئندہ کے لئے ہر احمدی کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ اگر دُنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی غلبۂ اسلام کے خدائی منصوبے کو ناکام کرنے کی کوشش کی تو بھی ہم اپنی قربانیوں میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیں گے اور اِس طرح خدائی فضلوں سے اپنی جھولیاں بھرتے چلے جائیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

حضور کے اِس بصیرت افروز افتتاحی خطاب کے بعد ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے حضور کے ارشاد پر مندرجہ ذیل چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ ان سب کمیٹیوں کے تقرر کے دَوران محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہوا۔

(۱) سب کمیٹی برائے میزانیہ صدر انجمن احمدیہ۔ اس کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ۳۵ تھی۔ اس کے صدر حضور نے مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر اور سیکرٹری مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی تحریکِ جدید و وقفِ جدید کل ممبر ۳۲۔
صدر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ساہیوال۔ سیکرٹری مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال

(۳) سب کمیٹی نظارت مقبرہ بہشتی برائے تجویز ۶-۷)
کل ممبر ۱۵۔ صدر ڈاکٹر عبد الحمید صاحب انگلستان۔ سیکرٹری محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ جائنٹ سیکرٹری مکرم رشید احمد صاحب امریکہ۔

(۴) سب کمیٹی نظارت اصلاح و ارشاد و اشاعت لٹریچر و تصنیف۔
کل ممبر ۳۵۔ صدر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا۔ سیکرٹری محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد سوا چھ بجے شام یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہو کہ یہی غلبۂ اسلام کی بشارات کے پورا ہونے کا واحد ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ رقم فرماتے ہیں:۔
مولوی عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور ابن محترم مولانا رحمت علی صاحبؓ سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا گزشتہ جمعہ (۲۱ مارچ ۱۹۷۵ء) کو ویگن اور بس کی ٹکر میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔
احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مشرقی افریقہ ... عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں کو جذب کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خطرناک چارہ بے خطر ڈالیے
بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔
فی پیکٹ ۱/- درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن۔
مفید لٹریچر مُفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵۷